سوال

(232) امام مسجد کا اذان دینا پھر نماز پڑھانا، حدیث مبارکہ کی مخالفت تو نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولانا عبد الخالق سندھی کی کتاب ''فَهَل اَنتُم مُنتَهُون'' ہے۔ اس میں انھوں نے نواہی (ممنوعات) پر مشتمل احادیث جمع کی ہیں۔ بیہقی کے حوالے سے ایک حدیث لکھی ہے کہ امام اذان نہ دے۔ اگر بامر مجبوری اس نے اذان دینی ہو تو کیا امامت کے لیے کسی اور کو آگے کرے؟

سوال یہ ہے کہ دیہاتوں میں عموماً امام مسجد ہی اذان دیتا ہے، اور نماز بھی پڑھاتا ہے کیا اس کا ایسا کرنا حدیث مذکورہ بالا کی مخالفت نہیں۔ صحیح صورتِ حال سے آگاہ فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصل یہ ہے کہ موذن امام سے علیحدہ ہو، لیکن امام کے لیے بھی اذان دینے کا جواز ہے۔

چنانچہ صحیح بخاری میں حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی سے مخاطب ہو کر فرمایا:

'اِذَا سَافَرتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا وَلِيَؤُمَّكُمَا اَكبَرُكُمَا' صحیح البخاری، باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعة والإقامة، رقم: ٦٣٠

''یعنی جب تم دونوں سفر کرو تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور تم میں جو بڑا ہے وہ تمہاری امامت کرے۔''

حدیث ہذا میں اذان کا خطاب دونوں کو ہے۔ جب بڑے نے اذان کہہ دی تو امامت بھی وہی کرائے گا۔ جس سے موذن کا امام ہونا لازم آگیا۔ امام نووی رحمہ اللہ حدیث ہذا کی شرح میں رقمطراز ہیں:

اگر کوئی شخص امامت اور اذان ہر دو کو جمع کرے تو اس میں اختلاف ہے۔ ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ مستحب یہ بات ہے کہ اس طرح نہ کرے اور بعض نے کہا کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ محققین اور اکثر علماء کا یہ کہنا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ یہ مستحب ہے۔ یہی بات زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح راعیِ غنم (بکریوں کا چرواہا) کی بابت حدیث آتی ہے، کہ جب وہ جنگل میں اذان اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لشکر اس کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں۔ سنن أبي داؤد، باب الاذان فی السفر، رقم: ١٢٠٣

اور بحوالہ ''بیہقی'' امام کے لیے اذان کی ممانعت جو نقل کی گئی ہے، بذاتِ خود امام موصوف نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ فَهذَا حَدِيثٌ اِسنَادُهُ ضَعِيفٌ'' اس لیے یہ قابلِ استدلال

نہیں۔ فقہ حنفی کی کتاب ''شامی'' میں ہے کہ افضل یہ ہے کہ امام ہی مؤذن ہو۔ یہ ہمارا مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس پر قائم تھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ :صفحہ :214

محدث فتویٰ